میٹھی عید اور میٹھی باتیں

صفحات: 17

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

میٹھی عید اور میٹھی باتیں

دُعائے عطار: یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "میٹھی عید اور میٹھی باتیں" پڑھ یا سُن لے، اُسے دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حقیقی عید نصیب فرما، مرتے وقت اُس کا ایمان سلامت رہے اور اُس کی بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ابو جان حضرت سَمُرہ سُوَائی رضی اللہ عنہ رِوایت فرماتے ہیں کہ ہم نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے حاضِر ہو کر عرض کی: یارَسُولَ اللہ! اللہ پاک کی بارگاہ میں سب سے اچھا عمل کون سا ہے؟ تو محبوبِ خُدا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: سچ بولنا اور امانت ادا کرنا۔ میں نے عرض کی: یارَسُول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کچھ مزید ارشاد فرمایئے! فرمایا: ذِکر کی کثرت اور مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا کہ یہ عمل فقر (غُربت) کو دُور کرتا ہے۔

(القول البدیع، ص 273 مختصرا)

بہرِ رَفعِ مَرَض و زَحمت و رنج و کلفت
ڈھونڈتے پھرتے ہیں وہ لوگ کہاں کا تعویذ
تم پڑھو صاحبِ لَولاک پہ کثرت سے دُرُود
ہے عجب دردِ نِہاں اور اَماں کا تعویذ

مشکل الفاظ کے معانی

بہرِ رفع: دُور کرنے کے لئے۔ زحمت: تکلیف۔ رَنج: غم۔ کلفت: تنگی، پریشانی۔ دردِ نہاں: چُھپے درد۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عید کی خوشیاں دوبالا ہو گئیں

سلسلۂ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے عظیم بُزرگ حضرت سِری سَقطی رحمۃُ اللہِ علیہ (بطورِ عاجزی) فرماتے ہیں کہ میں دل کی سختی کے مرض میں مبتلا تھا لیکن حضرت معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کی دُعا کی برکت سے مجھے چھٹکارا مل گیا۔ ہوا یوں کہ میں ایک بار نمازِ عید پڑھنے کے بعد واپس لوٹ رہا تھا تو حضرت معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کو دیکھا۔ آپ کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور وہ ٹوٹے دل کے ساتھ رو رہا تھا۔ میں نے عرض کی: یاسیدی! کیا ہوا؟ آپ کے ساتھ یہ بچہ کیوں رو رہا ہے؟ آپ نے جواب دیا: میں نے چند بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھا جبکہ یہ بچہ غمگین حالت میں ایک طرف کھڑا تھا اور اُن بچوں کے ساتھ نہیں کھیل رہا تھا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میں یتیم (Orphan) ہوں، میرے ابو جان انتقال کر گئے ہیں، ان کے بعد میرا کوئی سہارا نہیں اور میرے پاس کچھ رقم بھی نہیں کہ جس کے بدلے اَخروٹ خرید کر اِن بچوں کے ساتھ کھیل سکوں۔ چنانچہ میں اس بچے کو اپنے ساتھ لے آیا تاکہ اِس کے لئے گٹھلیاں (Endocarps) جمع کروں جن سے اخروٹ خرید کر یہ دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل سکے۔ میں نے عرض کی: آپ یہ بچہ مجھے دے دیں تاکہ میں اِس کی یہ خراب حالت بدل سکوں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم واقعی ایسا کرو گے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: چلو اسے لے لو، اللہ پاک تمہارا دل ایمان کی برکت سے غنی کرے اور اپنے راستے کی ظاہری و باطنی پہچان عطا فرمائے۔ حضرت سِری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس بچے کو لے کر بازار گیا، اسے اچھے کپڑے پہنائے اور اخروٹ خرید کر دیے جن سے وہ دن بھر بچوں کے ساتھ کھیلتا رہا۔ بچوں نے اس سے پوچھا کہ تجھ پر یہ احسان کس نے

کیا؟ اُس نے جواب دیا: حضرت سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ اور معروف کرخی رحمۃُ اللہِ علیہ نے۔ جب بچے کھیل کود کے بعد چلے گئے تو وہ خوشی خوشی میرے پاس آیا۔ میں نے اس سے پوچھا: بتاؤ! تمہارا عید کا دن کیسا گزرا؟ اس نے کہا: اے چچا! آپ نے مجھے اچھے کپڑے پہنائے، مجھے خوش کرکے بچوں کے ساتھ کھیلنے کے لئے بھیجا، میرے غمگین اور ٹوٹے ہوئے دل کو جوڑا، اللہ کریم! آپ کو اپنی بارگاہ سے اس کا بدلہ عطا فرمائے اور آپ کے لئے اپنی بارگاہ کا راستہ کھول دے۔ حضرت سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے بچے کے اس کلام سے بے حد خوشی ہوئی اور اس سے میری عید کی خوشیاں مزید بڑھ گئیں۔ (الروض الفائق، ص185) اللہ ربُّ العزّت کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک یتیم بچے سے ہمدردی اور خیر خواہی کی ایمان اَفروز حکایت آپ نے پڑھی۔ عید الفطر کی خوشیاں ہیں، خُوب نعمتوں کی کثرت ہے، گھر میں کھانے کے لئے ایک سے ایک لذیذ ڈِش تیار ہو رہی ہے، بہترین عمدہ لباس پہنے ہوئے ہیں، گھر میں مہمانوں کا آنا جانا اور عیدیاں لینے دینے کا سلسلہ جاری ہے، ایسے میں کیا ہی اچھا ہو کہ پڑوسیوں، غریبوں، یتیموں اور سفید پوش عاشقانِ رسول کے گھروں میں بھی خوشی و راحت پہنچانے کی کوئی صورت ہو جائے تاکہ یہ "عید" ہمارے لئے "سعید" یعنی سعادت مندی کا سبب بن جائے۔ کاش! ایسا ہو جائے۔

یتیم کسے کہتے ہیں؟

نابالغ بچہ یا بچّی جس کا باپ فوت ہو گیا ہو وہ "یتیم" ہے۔ (در مختار، 10/416) بچّہ یا

بچّے اس وقت تک یتیم رہتے ہیں جب تک بالغ نہ ہوں، جونہی بالغ ہوئے تو اب یتیم نہ رہے جیسا کہ حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بالغ ہو کر بچہ یتیم نہیں رہتا۔ انسان کا وہ بچہ یتیم ہے جس کا باپ فوت ہو گیا ہو، جانور کا وہ بچہ یتیم ہے جس کی ماں مر جائے، موتی وہ یتیم ہے جو سیپ میں اکیلا ہو اُسے "دُرِّ یتیم" کہتے ہیں بڑا قیمتی ہوتا ہے۔ (نور العرفان، پ4، النساء، تحت الآیۃ:2)

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے کی فضیلت

پیارے اِسلامی بھائیو! یتیموں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا بڑا اجر و ثواب ہے۔ اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عظیم ہے: جس نے صرف اللہ پاک کی رضا کے لئے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو جتنے بالوں پر اُس کا ہاتھ گُزرا ہر بال کے بدلے اسے نیکیاں ملیں گی۔ (مسند امام احمد، 8/272، حدیث:22215)

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ایک برکت یہ بھی ہے کہ اس سے دل کی سختی دور ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی تو نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔

(مسند امام احمد، 3/335، حدیث:9028)

بے چین دِلوں کے چین، رحمتِ دارین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: لڑکا یتیم ہو تو اُس کے سر پر ہاتھ پھیرنے میں آگے کی طرف لے آئے اور بچے کا باپ (زندہ) ہو تو ہاتھ پھیرنے میں گردن کی طرف لے جائے۔ (معجم اوسط، 1/351، حدیث:1279)

وضاحت: یعنی بچہ یتیم ہو تو سر کے اوپر سے پیشانی کی طرف ہاتھ پھیرو اور اس کا باپ

ہو تو پیشانی سے گُدی کی طرف پھیرو۔(النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر،4/280)

ضعیفوں بیکسوں آفت نصیبوں کو مبارک ہو
یتیموں کو غلاموں کو غریبوں کو مبارک ہو

یتیم بچی کی ایمان اَفروز نصیحتیں

حضرتِ حماد بن سلمہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سردیوں کے موسم میں موسلا دھار بارش ہوئی، مسلسل بارش کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی ہونے لگی۔ ہمارے پڑوس میں ایک عبادت گزار عورت اپنی یتیم بچیوں کے ساتھ ایک پُرانے سے گھر میں رہتی تھی۔ بارش کی وجہ سے اُن کے کچے گھر کی چھت ٹپکنے لگی اور پانی گھر میں آنے لگا۔ اس نیک عورت نے جب دیکھا کہ سردی کی وجہ سے بچے ٹِھٹھَر رہے ہیں اور بارش کا پانی مسلسل گھر میں گر رہا ہے جبکہ بارش رُکنے کا نام تک نہیں لے رہی تو اس نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور عرض کرنے لگی: "اے میرے رحیم و کریم پروردگار! تو رحم اور نرمی فرمانے والا ہے، ہمارے حالِ زار پر رحم اور نرمی فرما" وہ نیک عورت ابھی دعا سے فارغ بھی نہ ہونے پائی تھی کہ فوراً بارش رُک گئی۔ میرا گھر اُس نیک عورت کے گھر سے بالکل مِلا ہوا تھا اور میں اُس کی دُعا سُن رہا تھا۔ جب میں نے دیکھا کہ اس کی دعا سے بارش بند ہوگئی ہے تو میں نے ایک تھیلی میں سونے کی دس اشرفیاں ڈالیں اور اس عورت کے دروازے پر پہنچ کر دستک دی۔ دستک سُن کر عورت نے کہا: اللہ کرے کہ آنے والا حماد بن سلمہ ہو۔ جب میں نے یہ سنا تو کہا کہ میں حماد بن سلمہ ہی ہوں، میں نے تمہاری آواز سنی کہ تم دعا میں اس طرح کہہ رہی تھیں: اے نرمی فرمانے والے پروردگار! نرمی فرما۔ تو بتاؤ کہ اللہ پاک نے تم سے نرمی والا کیا

معاملہ فرمایا؟ وہ نیک عورت بولی: میرے پروردگار نے ہم پر اس طرح نرمی فرمائی کہ بارش کو روک دیا، بچوں کو (سردی سے بچا کر) گرمی پہنچائی اور گھر میں جمع ہونے والے پانی کو خشک کردیا۔ یہ سن کر میں نے سونے کی اشرفیوں والی تھیلی نکالی اور کہا: یہ کچھ رقم ہے، اسے تم اپنی ضروریات میں استعمال کرو۔ ابھی ہمارے درمیان یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ اچانک ایک بچی ہمارے پاس آئی۔ اس نے اُون کا پُرانا سا کُرتا پہنا ہوا تھا جو ایک جگہ سے پھٹا ہوا تھا اور اس پر پیوند (Patches) لگے ہوئے تھے۔ ہمارے پاس کر آکر وہ کہنے لگی: اے حماد بن سلمہ! کیا آپ یہ دنیا کی دولت دے کر ہمارے اور ہمارے پیارے پیارے اللہ پاک کے درمیان پردہ حائل (یعنی رُکاوٹ پیدا) کرنا چاہتے ہیں، ہمیں ایسی دولت نہیں چاہئے جو ہمیں ہمارے پیارے رب کی بارگاہ سے جُدا کرنے کا سبب بنے۔ پھر اس نے اپنی ماں سے کہا: اے امی جان! جب ہم نے اللہ پاک سے اپنی مصیبتوں کی التجاء کی تو اس نے فوراً ہی دنیا کی دولت ہماری طرف بھجوا دی، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اس دولت کی وجہ سے اپنے مالکِ حقیقی کے ذکر سے غافل ہو جائیں اور ہماری توجہ اُس سے ہٹ کر کسی اور کی طرف ہو جائے۔ پھر اس لڑکی نے اپنا چہرہ زمین پر مَلنا شروع کر دیا اور کہنے لگی: اے ہمارے پاک پروردگار! ہمیں تیری عزت و جلال کی قسم! ہم کبھی بھی تیرے دَر سے نہیں جائیں گے، ہماری اُمیدیں صرف تجھ سے ہی وابستہ رہیں گی، ہم تیرے ہی دَر پر پڑے رہیں گے اگرچہ ہمیں دُھتکار دیا جائے لیکن ہم پھر بھی تیرے دَر کو نہیں چھوڑیں گے۔ پھر اس بچی نے مجھ سے کہا: اللہ پاک آپ کو اپنی حِفظ و امان میں رکھے، براہِ کرم! آپ یہ رقم واپس لے جائیں اور جہاں سے لائے ہیں وہیں رکھ دیں۔ ہمیں اس دولت کی کوئی ضرورت نہیں، ہمیں ہمارا پالنے والا خدائے پاک کافی

ہے۔ وہ ہمیں کبھی بھی مایوس نہیں کرے گا۔ ہم اپنی تمام ضرورتیں اُس پاک پروردگار کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں، وہی ہماری ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے ، وہی تمام جہانوں کا پالنے والا اور ساری مخلوق کا حاکم و والی ہے۔ (عُیون الحکایات، ص 181 ملخصاً و بتغیر)

اللہ ربُّ العزّت کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

تمہارے دَر تمہارے آستاں سے میں کہاں جاؤں
نہ مجھ سا کوئی بیکس ہے نہ تم سا کوئی والی ہے

(ذوقِ نعت، ص 233)

جنت میں لے جانے والا کام

جنتی ابنِ جنتی ، صحابی ابنِ صحابی ، حضرتِ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شامل کرے ، تو اللہ پاک اُس کے لیے یقینی طور پر جنّت لازم فرما دیتا ہے مگر یہ کہ کوئی ایسا گناہ کرے جو نا قابلِ بخشش ہو۔ (مشکاۃ المصابیح، 2/214، حدیث: 4975)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے کہ اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو اپنے پاس رہنے والے یتیم لڑکے یا یتیم لڑکی سے بھلائی کرے تو میں اور وہ جنت میں اِن کی طرح ہوں گے اور اپنی دو اُنگلیاں ملائیں۔

(مسند امام احمد، 8/300، حدیث: 22347)

یعنی جیسے اِن دونوں اُنگلیوں میں کوئی فاصلہ نہیں ایسے ہی قیامت میں مجھ میں اور اُس میں کوئی فاصلہ اور دُوری نہ ہو گی۔ (مرآۃ المناجیح، 6/548)

پانچ بچے اور ٹرین کا سفر

ٹرین میں ایک غمزدہ شخص، اپنی بہن اور اُس کے پانچ بچوں کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ وہ خود تو ٹرین کی کھڑکی کے پاس بیٹھا کسی گہری سوچ میں گُم تھا اور وقفے وقفے سے بہن کی ہلکی ہلکی سسکیوں کی آواز سُن کر چپکے سے اُسے تسلی دے دیتا، جبکہ بچے پورے ڈبے (بوگی) میں اُودھم بازی کرنے میں مصروف تھے۔ کوئی اِدھر بھاگتا تو کوئی اُدھر، کوئی برتھ پر چڑھتا تو کوئی چھلانگیں لگاتا الغرض ٹرین کا ڈبہ کھیل کے میدان کا منظر پیش کر رہا تھا، دوسرے مسافر بچوں کی اِن حرکتوں سے بڑے پریشان ہو رہے تھے، اِتنے میں ایک شخص کو غصہ آگیا اور وہ اُس غمزدہ شخص کو بچوں کا باپ سمجھتے ہوئے اس کے پاس آکر کہنے لگا: جناب! اپنے بچوں کو سنبھالیں، یہ ٹرین ہے یا کوئی بچوں کا پلے گراؤنڈ؟ کوئی اِدھر بھاگ رہا ہے تو کوئی اُدھر۔ اللہ نہ کرے! چلتی ٹرین سے کوئی گِر گیا تو؟ آپ تو سوچوں میں ایسے گُم ہیں جیسے پتا نہیں کیا ہو گیا ہے؟ غمزدہ شخص کا بند ٹوٹا اور وہ لڑکھڑاتی ہوئی زبان میں بولا: بھائی! یہ میرے بچے نہیں بلکہ میرے بھانجے ہیں، آج صبح اِن بچوں کے ابو فوت ہوگئے ہیں اور ہم جنازے میں جارہے ہیں، ابھی اِن بچوں کو پتا نہیں ہے کہ ان کا باپ ہمیشہ کے لیے انہیں چھوڑ کر جا چکا ہے۔ آپ بتائیے میں کِس طرح اِن کھلتی کلیوں کو یہ دَردناک خبر سناؤں؟ مجھ میں تو اِن بچوں کو روکنے کی ہمت نہیں ہے۔ یہ سنناتھا کہ اُس شخص سمیت سبھی مسافروں کا غصہ بچوں سے ہمدردی و محبت میں بدل گیا اور اَب سب مسافر بڑی ہمدردی اور شفقت بھری نظروں سے اُن بچوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ اگرچہ فرضی واقعہ ہی سہی لیکن ہمیں بہت کچھ

سکھا رہا ہے۔ الحمدُلِلّٰہ! ہمارے معاشرے میں ایسے افراد بھی پائے جاتے ہیں جو غریبوں، یتیموں، دُکھ درد کے ماروں، بے سہاروں اور سفید پوش افراد کے ساتھ ہمدردی کرتے اور ان کے دُکھ سُکھ میں کام آتے ہیں جو کہ ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ کسی مسلمان کے دِل میں خوشی داخل کرنا ویسے ہی ثواب کا کام ہے اور اگر وہ کوئی غریب یا یتیم ہو تو اچھی اچھی نیتیں کر لینے سے ثواب اور بھی بڑھ سکتا ہے۔ افسوس! آج حالات بہت بَدل گئے ہیں، اب غریبوں اور یتیموں کے ساتھ ہمدردی و خیر خواہی کا جذبہ کم ہوتا دکھائی دے رہا ہے، گھر کے اَطراف میں موجود ضرورت مندوں اور سفید پوش لوگوں کے ساتھ کم ہی لوگ تعاون کرتے ہیں۔ عید کا موقع ہو یا گھر میں خوشی کی تقریب، بچے کی شادی ہو یا رشتے داروں کے لئے افطاری کا پروگرام، اگر کسی نے توجہ دِلا دی تو بچا ہوا کھانا کسی غریب کو دے دیا جاتا ہے ورنہ خوشیوں کے موقع پر ان غریبوں کی یاد نہ ہونے کے برابر ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ اچھا گھر اور بُرا گھر کونسا ہے؟ آیئے اس بارے میں فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھئے۔

مسلمانوں کے بہترین گھر

جنّتی صحابی حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: مسلمانوں میں بہترین گھر وہ گھر ہے جس میں یتیم ہو جس سے اچھا سُلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں بدترین گھر وہ گھر ہے جس میں یتیم ہو جس سے بُرا سلوک کیا جاتا ہو۔ (ابن ماجہ، 4/193، حدیث: 3679)

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یتیم سے (حُسنِ) سُلوک کی بہت صورتیں ہیں: اُس کی پرورش، اُس کے کھانے پینے کا

انتظام، اُس کی تعلیم و تربیت، اُسے دین دار نمازی بنانا سب ہی اس میں داخل ہے۔ غرض کہ جو سُلوک اپنے بچے سے کیا جاتا ہے وہ یتیم سے کیا جائے یہ کلمہ بہت ہی جامع ہے۔(مرآۃ المناجیح،6/562)

مصطفٰے جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس دستر خوان(Dining Mat)پر یتیم ہوتا ہے شیطان اُس دستر خوان کے قریب نہیں جاتا۔(مجمع الزوائد،8/293،حدیث:13512)

اَفسوس صد کروڑ اَفسوس! اَب اِس معاشرے میں ایسے بدنصیب بھی پائے جاتے ہیں جو یتیم بچے، بچیوں سے اچھا سُلوک کرنے کی بجائے اِن پر ظُلم و سِتم کرتے اِن کا مال کھاجاتے، جائیدادیں(Properties)ہڑپ کر جاتے، اور طرح طرح سے اِن مظلوموں کو ستاتے، رُلاتے اوراِن کی بد دعائیں لیتے ہیں۔

منہ سے آگ نکل رہی ہوگی

حضرتِ ابو بَرزَہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اَکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: بروزِ قیامت اللہ پاک ایک قوم کو اُن کی قبروں سے اِس حالت میں اُٹھائے گا کہ اُن کے منہ سے بھڑکتی ہوئی آگ نکل رہی ہوگی۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا۠ (۱۰) (پ4،النساء:10)

ترجَمۂ کنز الایمان: وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نِری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے(بھڑکتی آگ) میں جائیں گے۔

(مسند ابی یعلی،6/272،حدیث:7403)

اے ظالمو! اے یتیموں کا مال ہڑپ کرنے والو! ان کے پلاٹس(Plots)پر ناجائز

قبضہ کرنے والو! یتیم کا مال دہکتی ہوئی آگ ہے، اِس کو نگلنا گویا آگ نگلنا ہے۔ آج تو یہ مال بڑا اچھا لگ رہا ہے لیکن ایک دن یہ ہلاکت کا سبب بن جائے گا۔ آج تمہیں اپنی طاقت پر بڑا ناز ہے مگر جب قیامت کا دن ہو گا اُس وقت آپ کی ایک نہیں چلے گی۔ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جب یتیم کو رُلایا جاتا ہے تو اُس کے رونے سے عرش کانپ جاتا ہے اور اللہ پاک فرماتا ہے: اے فرشتو! میرے بندے کو کس نے رُلایا جس کے باپ کو سپردِ خاک کر دیا گیا ہے۔(فردوس الاخبار، 2/507، حدیث:8557)

ظالمو! بعد مرنے کے پچھتاؤ گے　　　یاد رکھو! جہنّم میں تم جاؤ گے

سر سبز اور میٹھا مال

حضور نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ یہ مال سر سبز میٹھا ہے اور اس مسلمان کا اچھا ساتھی ہے جو اس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا کرے اور جو ناحق مال لے گا وہ اس (جانور) کی طرح ہے جو کھاتا خوب ہے مگر سیر نہیں ہوتا اور وہ مال قیامت کے دن اُس کے خلاف گواہی دے گا۔(بخاری، 2/266، حدیث:2842)

شہد اور راکھ

ایک مرتبہ حضرت عیسٰی علیہ السّلام کہیں تشریف لے جارہے تھے کہ راستے میں شیطان کو دیکھا جو ایک ہاتھ میں ”شہد“ اور دوسرے میں ”راکھ“ اُٹھا کر جارہا تھا، آپ نے پوچھا: اے دشمنِ خدا! یہ شہد اور راکھ تیرے کس کام آتی ہے؟ بولا: شہد غیبت کرنے والوں کے ہونٹوں پر لگاتا ہوں تاکہ وہ اس گناہ میں اور آگے بڑھیں اور راکھ یتیموں کے چہروں پر ملتا ہوں تاکہ لوگ ان سے نفرت کریں۔(مکاشفۃ القلوب ص66)

اُونٹ کے ہونٹوں جیسے ہونٹ

مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: میں نے معراج کی رات ایک ایسی قوم دیکھی جن کے ہونٹ اُونٹوں کے ہونٹوں کی طرح تھے اور ان پر ایسے لوگ مُقَرّر تھے جو اُن کے ہونٹوں کو پکڑتے پھر اُن کے مونہوں میں آگ کے پتھر ڈالتے جو ان کے پیچھے سے نکل جاتے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل (علیہ السّلام!) یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے تھے۔ (تفسیر قرطبی، النساء، تحت الآیۃ:10، 3/39، الجزء الخامس)

کرلے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

وارثوں کے مال میں احتیاط کی بہترین مثال

ایک بُزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ کسی قریب المرگ شخص کے پاس موجود تھے۔ رات میں جس وقت وہ فوت ہوا تو انہوں نے فرمایا: چراغ بجھا دو کہ اب اس کے تیل میں وُرَثاء کا حق شامل ہو گیا ہے۔ (احیاء العلوم مترجم، 2/368)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! گھر میں اگر یتیم بچے ہوں تو اُن کے مال کے معاملے میں بے حد احتیاط سے کام لینا چاہئے اور ہاں! یتیم بچے کی اجازت سے بھی اُس کا مال ذاتی استعمال میں نہیں لے سکتے، ایک ہی گھر میں رہنے والے چند بھائیوں میں سے اگر کوئی فوت ہو جائے تو جوائنٹ فیملی میں یتیم بچوں کے مال کا خیال رکھنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے لیکن یہ احتیاط کرنی ہی ہوگی اور اگر خدا ناخواستہ غلط انداز سے یتیموں کے مال کو استعمال کیا تو کل قیامت میں دردناک عذاب ہو سکتا ہے جیسا کہ اوپر بیان کی گئی روایات میں

آپ نے پڑھا۔ قرآنِ کریم میں ایک مقام پر اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰى یَبْلُغَ اَشُدَّه۪ٗ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا(۳۴)

(پ15، بنی اسرائیل:34)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس راہ سے جو سب سے بھلی ہے یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچے اور عہد پورا کرو بے شک عہد سے سوال ہونا ہے۔

اس آیت میں ایک کبیرہ گناہ سے منع کیا گیا ہے اور ایک اہم چیز کا حکم دیا گیا ہے۔ کبیرہ گناہ تو یتیم کے مال میں خیانت کرنا ہے اور اہم چیز وعدہ پورا کرنا ہے۔ یتیم کا کُل یا بعض مال غصب کرلینا، اس میں خیانت کرنا، اس کے دینے میں بلاوجہ ٹال مٹول کرنا یہ سب حرام ہے، چنانچہ فرمایا کہ یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر صرف اچھے طریقے سے اور وہ یہ ہے کہ اس کی حفاظت کرو اور اس کو بڑھاؤ۔ اِس سے معلوم ہوا کہ یتیم کا ولی (سرپرست) یتیم کے مال سے تجارت وغیرہ کر سکتا ہے، جس سے اس کا مال بڑھے کہ یہ اَحسن (یعنی اچھے طریقے) میں داخل ہے اور ایسے ہی اس کا روپیہ سود کے بغیر بینک وغیرہ میں اس کے نام پر رکھنا جائز ہے کہ یہ حفاظت کی قسم ہے۔ دوسرا حکم یہاں ارشاد فرمایا کہ یتیموں کا مال ان کے حوالے کردو جب وہ یتیم اپنی پختہ عمر کو پہنچ جائے اور وہ اٹھارہ سال کی عمر ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:34، 5/459)

یتیم کے مال کی حفاظت کرنے والا قاضی

ابو القاسم عبید اللہ بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں موسیٰ بن بُغاء کا ”کاتب“ تھا، اُس وقت ہم ”رَے“ (ایران کے دارالحکومت جس کا نام اَب تہران ہے) میں تھے اور وہاں کے قاضی حضرت احمد بن بُدَیل کُوفی رحمۃ اللہِ علیہ تھے۔ موسیٰ بن بُغاء کی اُس علاقے میں کچھ زمین

تھی، جس میں وہ تعمیراتی کام کروانا چاہتا تھا۔ اُس کی جگہ کے بالکل ساتھ زمین کا ایک ٹکڑا ایک یتیم بچے کی ملکیت میں تھا، مجھے موسیٰ بن بُغاء نے حکم دیا کہ وہاں جاکر زمین وغیرہ دیکھوں اور مزید زمین خریدنی پڑے تو خریدلوں۔ میں وہاں پہنچا اور زمین کو دیکھا تو یہی بات سمجھ آئی کہ جب تک اُس یتیم کی زمین نہ خریدی جائے گی اس وقت تک تعمیراتی کام ٹھیک انداز میں نہ ہو گا۔ چنانچہ میں وہاں کے قاضی حضرت احمد بن بُدَیل رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس گیا اور عرض کی: آپ یتیم بچے کی زمین ہمیں بیچ دیں۔ قاضی صاحب نے انکار کرتے ہوئے فرمایا: اُس یتیم بچے کو اپنی زمین بیچنے کی ابھی کوئی ضرورت نہیں اور میں یہ جرأت نہیں کرسکتا کہ زمین بیچ کر اسے زمین سے محروم کردوں۔ ہوسکتا ہے میں زمین کے بدلے قیمت لے لوں اور خدانخواستہ کسی طرح اس کا مال ہلاک ہوجائے تو گویا میں اُس کے حق کو ضائع کرنے والا ہوجاؤں گا۔ میں نے کہا: آپ ہمیں وہ زمین بیچ دیں ہم اس کی ڈبل قیمت ادا کریں گے۔ قاضی صاحب نے کہا: میں ڈبل قیمت پر بھی اُس کی زمین نہیں بیچوں گا کیونکہ مال تو گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ زیادہ مال کا لالچ مجھے زمین بیچنے کی طرف مائل نہیں کرسکتا۔ الغرض میں نے قاضی صاحب کو ہر طرح سے راضی کرنے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں مانے اور اُن کے سامنے میری ایک نہ چلی۔ ان کی باتوں نے مجھے پریشان کردیا۔ میں نے تنگ آکر کہا: قاضی صاحب! آپ ایسا قدم نہ اٹھایئے جس سے آپ کو پریشانی ہو، کیا آپ جانتے نہیں کہ یہ موسیٰ بن بُغاء کا معاملہ ہے؟ ذرا سوچ سمجھ کر قدم اُٹھایئے، ایسے لوگوں سے ٹکر لینا درست نہیں۔ قاضی صاحب نے کہا: اللہ پاک تجھے عزت عطا فرمائے، تُو میرے معاملے میں پریشان نہ ہو، بے شک میرا پروردگار عزت والا اور بڑی بُلندی والا ہے۔ قاضی صاحب کی یہ باتیں

سن کر میں واپس پلٹ آیا اور اللہ پاک سے حیا کرتے ہوئے میں دوبارہ قاضی صاحب کے پاس نہ گیا۔ جب میں موسیٰ بن بُغاء کے پاس گیا تو اُس نے مجھ سے پوچھا: تمہیں جس کام کے لئے بھیجا تھا اس کا کیا ہوا؟ میں نے قاضی صاحب سے ملاقات کا سارا واقعہ بیان کر دیا اور جب اُسے قاضی صاحب کا یہ جملہ بتایا کہ ”بے شک میرا پروردگار بڑی بلندی و عظمت والا ہے۔“ تو یہ سنتے ہی موسیٰ بن بُغاء رونے لگا اور بار بار اِسی جملے کو دُہراتا رہا پھر مجھ سے کہا: اَب تم اُس زمین کو رہنے دو اور قاضی صاحب کو تنگ نہ کرو۔ جاؤ! اور اُس نیک مرد (یعنی قاضی صاحب) کے حالات معلوم کرو۔ اگر اُسے کسی چیز کی ضرورت ہو تو میں اُسے پورا کروں گا، ایسے نیک لوگ دُنیا میں بہت کم ہوتے ہیں۔ میں موسیٰ بن بُغاء سے رخصت ہو کر حضرت احمد بن بُدَیل کُوفی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس آیا اور کہا: قاضی صاحب! مبارک ہو، اَمیر موسیٰ بن بُغاء نے زمین والے معاملے میں آپ کو عافیت بخشی اور یہ اِس وجہ سے ہوا کہ میں نے وہ تمام باتیں جو ہمارے درمیان ہوئی تھیں، تفصیلاً موسیٰ بن بُغاء کو بتا دیں۔ اَب امیر موسیٰ بن بُغاء نے یہ حکم دیا ہے کہ اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو ہمیں بتائیں ہم ضرور پورا کریں گے۔ قاضی صاحب نے اُسے دعائیں دی اور فرمایا: یہ سب اِس کا بدلہ ہے کہ میں نے ایک یتیم کے مال کی حفاظت کی، میں اُس کے بدلے دنیوی مال و دولت کا طلب گار نہیں ہوا۔ (عیون الحکایات مترجم، 396/1)

اللہ ربُّ العزّت کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

امیرِ اہلِ سنت کی احتیاط

دورِ حاضر میں اسلامی دنیا کے عظیم مبلغ اور علمی و روحانی پیشوا، امیرِ اہلِ سنت مولانا

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ یتیموں کے مال میں احتیاط کے بارے میں اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جن دنوں بڑے بھائی (مرحوم عبد الغنی) کا انتقال ہوا ان دنوں ہم دونوں بھائی مل کر جھاڑو کا کاروبار کرتے تھے اور شاید میں شہید مسجد یا نور مسجد میں امامت بھی کر رہا تھا۔ بھائی کے انتقال کے بعد ذمہ داری میرے اوپر آئی اور ترکہ (Inheritance) تقسیم کرنے کا بھی مسئلہ ہوا کیونکہ میرے والد مرحوم کا ترکہ تقسیم نہیں ہوا تھا اور ان کے چھوڑے ہوئے مال میں ہی کاروبار ہوتا رہا لیکن اب میں سخت آزمائش میں آ گیا کیوں کہ اب ہر چیز میں بھائی کے پانچ یتیم بچوں اور ان یتیموں کی ماں کا حق شامِل ہو گیا تھا۔ ان دنوں میرا مفتی وقار الدین رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضریوں کا معمول تھا چنانچہ میں نے ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ساری صورتحال پیش کی اور کیا کرنا ہے، کیسے کرنا ہے اس کے متعلق فتویٰ حاصل کیا پھر ایک چھوٹی سی چھوٹی چیز مثلاً کاغذ، قلم اور سوئی تک کا حساب کیا جو کہ ایک دشوار کام تھا لیکن جتنا ہو سکا میں نے کوشش کی اور الحمدُ لِلّٰہ شریعت کے مطابق ترکہ تقسیم کیا بلکہ اپنی طرف سے کچھ زائد پیش کیا تاکہ میری طرف ان کا کوئی حق نہ رہ جائے مگر پھر بھی خوف آتا تھا کہ کہیں یتیموں کے مال میں مجھ سے حق تلفی نہ ہو گئی ہو۔ الحمدُ لِلّٰہ اب میرے پانچوں بھتیجے بالغ ہو چکے ہیں، میں نے ان سے اور (ان کے ذریعے) ان کی امی جان سے (احتیاطاً) مُعافی حاصِل کر لی ہے۔ (امیرِ اہلِ سنّت کی کہانی انہی کی زبانی، غیر مطبوعہ)

سایۂ عرش پانے کا طریقہ

اے غریبوں اور یتیموں کا درد رکھنے والے اسلامی بھائیو! آیئے یہ عہد کریں کہ ہم

یتیموں کے حقوق کی حفاظت کریں گے، بے سہارا اور غریب لوگوں کو خوشیاں فراہم کرنے کا ذریعہ بنیں گے، اپنے اِرد گرد نظر دوڑایئے، اپنے رشتے داروں، پڑوسیوں، محلے داروں وغیرہ میں اگر کوئی یتیم بچہ، بچی یا ایسی بیوہ خاتون ہو جس کا گزر بسر مشکل سے ہو رہا ہو تو بالخصوص اِس میٹھی عید کے خوشی کے موقع پر اور عام حالات میں بھی اِن کی کفالت (Guardianship) کی کوشش فرمایئے، ہر ماہ اُن کے گھر راشن ڈلوا دیجئے، عید کے موقع پر یتیم بچوں کو نئے اور خوبصورت کپڑے پہنچادیں، عیدی کے طور پر کچھ مناسب رقم باعزت طریقے سے پیش کرکے اُن غریبوں، بے سہاروں اور دردمندوں کے دِل کی دُعائیں لیجئے۔ اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی یتیم یا بیوہ کی کفالت کرے اللہ پاک اُس کو بروزِ قیامت عرش کا سایہ عطا فرمائے گا۔ (معجم اوسط، 6/429، حدیث: 9292)

اللہ پاک ہم سب کو اپنی راہ میں خرچ کرنے، غریبوں یتیموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور ان میں خوشیاں بانٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عید الفطر کے دِن (نمازِ عید کیلئے) تشریف نہ لے جاتے جب تک چند کھجوریں نہ کھالیتے اور آپ طاق عدد میں کھجوریں تناوُل فرماتے۔

(بخاری، 1/328، حدیث:953)

978-969-722-179-0
01082186

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net